باب ہفتم

شیعہ مذہب میں عقیدۂ رجعت

۱۔ لفظِ رجعت کے معنی اور مفہوم، شیعوں کا عقیدۂ رجعت نصِ قرآنی و سنت و حدیث کے خلاف ہے۔ اس کے لئے چند دلائل

شیعوں کے عقیدہ رجعت پر سنی علماء نے بالکل کم خیال آرائی کی ہے ، حالانکہ یہ عقیدہ بھی شیعہ اثنا عشریہ کے مخصوص عقائد میں سے ہے جو قرآن و سنت کے صریحاً خلاف ہے ، کیا کیا جائے سنی علماء شیعوں کے کن کن عقائد پر لکھیں ، شیعوں کا کونسا عقیدہ ہے جو قرآن و سنت کے موافق ہے ، جبکہ اس مذہب کے ایجاد کرنے والوں کا مقصد ہی اسلام دشمنی تھی ۔ اس کی نہایت مؤثر صورت اُن لوگوں کو یہ نظر آئی کہ وہ قرآن کریم کے اولین مخاطبین و مبلغین عینی گواہوں اور عاملینِ قرآن حضور علیہ السلام کے مقدس ساتھیوں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو غیر معتبر ، مفاد پرست نعوذ باللہ مرتد و کافر قرار دیکر قرآن و سنت کی صحت کا انکار کریں ۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا ۔ اس انکار کرنے کے بعد ان کے لئے یہ راستہ بالکل آسان ہوگیا کہ انہوں نے اسلام کے خلاف ، اسلام کے نام سے ہر چیز خود بنا کر ائمہ کی طرف منسوب کر کے میدان میں لائی ہے جس کا قرآن و سنت سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۔ "رجعت" کا عقیدہ بھی اُن میں سے ایک ہے ۔

لفظ " رجعت " کے معنی " واپسی " (فیروز اللغات صـ ۶۵۵) ہے شیعہ مذہب کے اس اصطلاحی لفظ کے مفہوم اور اس کے اطلاق کی وسعت آپ شیعوں کی اصلی روایات سے سمجھ سکیں گے ، جو کہ اپنے اپنے موقعہ پر بعد میں آتی رہیں گی ، مجھے یہاں پر صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ شیعہ مذہب کے عقیدۂ رجعت کا مطلب ہے کہ شیعوں کا ایک فرضی اور خیالی غائب امام زمان (غائب مہدی) بھی ہے جس کے لئے وہ کہتے اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ آج سے تقریباً ایک ہزار ایک سو پچاس سال پہلے وہ شخص پیدا ہو کر چار پانچ برس کی عمر میں قتل کے خوف سے

CamScanner

ایک غار میں غائب ہوگیا، جب وہ غار سے برآمد ہوگا تو اسی وقت اِس دنیا میں قیامت سے پہلے ایک قیامت قائم کریگا اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا علیؓ، سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ، حضرت حسنؓ اور حسینؓ اور دیگر تمام ائمہ کرام اور تمام شیعہ اپنی قبروں سے باہر نکل آئیں گے۔ بعدازاں سب سے پہلے اُس شخص سے حضور علیہ السلام بیعت کریں گے بعد میں حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ حضرات اور شیعہ اس سے بیعت ہوکر اس کی فرمانبرداری کا عہد کریں گے۔ یہ ان کا امام غائب مھدی ہے جس کا تذکرہ آپ نے شیعوں کے ذاکروں سے سُنا ہوگا اور اِس وقت ایران میں اسی بات کی بازگشت ہے۔ جیسا کہ آپ باب یازدہم میں مطالعہ کریں گے۔

بقول شیعہ بعد میں یہ غار سے برآمد شدہ شخص امام زمان (غائب مھدی) اماموں اور شیعوں کے دشمنوں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ، سیدنا عثمان ذوالنورینؓ اور حضور علیہ السلام کی ازواجِ مطہراتؓ میں سے سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور دیگر تمام وہ صحابہ کرامؓ اور سنی مسلمان جو اس دنیا میں ان حضرات سے محبت رکھتے ہوں گے، اُن سب کو قبروں سے زندہ کرکے باہر حاضر کرے گا۔

پھر یہ امام زماں، اللہ کا عادل خلیفہ، حضرت علیؓ کے جمع کردہ قرآن کے واضح احکامات اور شیعوں کے اہم عقیدۂ عدل کے مطابق اس طرح ایک اعلیٰ ترین عدل کی مثال قائم کریگا جو اس دنیا کے ابتدائی روزِ اول سے لے کر فیصلہ کے دن تک، دنیا میں جو کچھ گناہ صغیرہ اور کبیرہ ہوئے ہوں گے یعنی کفر، ارتداد، ناحق قتل وغیرہ جو بھی گناہ ہوئے ہوں گے ان سب گناہوں کا ذمہ دار دو اشخاص حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کو بنا کر ان کو سزا دے گا اور بار بار سزا دے گا۔ اور حضور علیہ السلام کی ازواج مطہراتؓ میں سے سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو بھی امام زمان عام لوگوں کے سامنے سزا دے گا (نعوذ باللہ) یہ ہے شیعوں کے عقیدۂ رجعت کا خلاصہ اور اس کے اہم نکات۔

اب آیئے ہم دیکھیں کہ کیا اس عقیدہ رجعت یعنی قیامت قائم ہونے سے پہلے اس دنیا کے چلتے ہوئے بھی اور کوئی قیامت واقع ہوگی؟ کیا اس کا ذکر قرآن و سنت میں ہے؟ تو اس کے لئے اگر حقیقت کو دیکھا جائے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ شیعوں کے عقیدۂ امامت کا بھی جب قرآن و سنت میں کہیں ذکر نہیں بلکہ یہ عقیدہ خود شیعہ علماء و مجتھدین کا خود ساختہ ہے تو پھر اس عقیدۂ رجعت کا قرآن و سنت میں کہاں ذکر ہوگا بلکہ یہ دونوں عقیدے شیعوں کی طرف سے خود ساختہ جھوٹ ہیں جن کا حقیقت میں قرآن و سنت اور اسلام سے

کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں۔

قرآن کریم میں سینکڑوں آیات ہیں جن میں قیامت کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح احادیث کی کتابیں بھی قیامت کے ذکر سے بھری پڑی ہیں جس کے ذکر کی اس چھوٹی سی کتاب میں گنجائش نہیں ہے۔

قرآن کریم اور احادیثِ رسول میں قیامت کی حقیقت میں دو باتیں آجاتی ہیں :-

(۱) اس موجودہ عالم کا مکمل طرح فنا ہوجانا (۲) عالم آخرت کا وجود میں آجانا۔ ان دونوں واقعات کو اللہ تعالیٰ نے نفختین یعنی دو مرتبہ صور پھونکنے سے وابستہ کردیا ہے۔ اس کی مختصر تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ جب اس دنیا کی عمر ختم ہوجائے گی تو اسرافیل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہلی مرتبہ صور پھونکیں گے جس کی وجہ سے تمام انسان، حیوانات اور پوری دنیا فنا ہوجائے گی، پہاڑ روئی کی طرح ہوکر ہوا میں اڑنے لگیں گے چاند، سورج اور ستارے ٹوٹ کر گریں گے وغیرہ۔ قرآن مجید میں ہے: " وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ " یعنی اور صور میں (پہلی بار) پھونکا جائے گا پھر جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں سب ہے وہ مرجائیں گے۔ (الزمر، آیت ۶۸)

دوسری بار صور میں پھونکنے کے بارے میں قرآن مجید میں ہے: " ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○ " یعنی پھر صور میں دوسری بار پھونکا جائے گا تو یہ (مرے ہوئے) فوراً (زندہ ہوکر) کھڑے ہوکر دیکھیں گے۔ (الزمر آیت ۶۸)

احادیث میں آتا ہے کہ ان دو نفخوں کے درمیان چالیس برس کا وقفہ ہوگا۔ قرآن مجید میں یہ حقیقت بھی واضح طور پر موجود ہے کہ جس نے جو کچھ کیا ہوگا اس کا اس کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے " وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ " یعنی اور ہر ایک شخص نے جو کچھ کیا ہوگا، اس کا اس کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ (الزمر آیت : ۷۰)

قرآن مجید میں یہ حقیقت بھی واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ گنہگار شخص یہ خواہش کریں گے کہ ان کو دنیا میں واپس بھیجا جائے کہ وہ پیغمبروں کی پیروی کرکے واپس آئیں گے مگر ان کی ایسی خواہش کو سختی سے مسترد کیا جائے گا۔ ارشادِ خداوندی ہے : وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ (ابراھیم آیت ۴۴) اور ڈرا دے اِن لوگوں کو اس دن سے کہ آئے ان پر عذاب، تب کہیں گے ظالم اے ہمارے رب مہلت دے ہم کو

ایک قریبی مدت تک کہ قبول کرلیں تیرے بلانے کو اور پیروی کرلیں رسولوں کی۔

یہ آیتِ کریمہ شیعہ مذہب کے بنیادی عقیدہ امامت پر بھی کاری ضرب ہے، کیونکہ قیامت میں تمام انسانوں کو اپنے اپنے اعمال نامے مل جائیں گے اور تمام خواندہ، ناخواندہ انسان اپنے اعمال نامے پڑھ سکیں گے کہ ان سے کون کون سے گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ آخر میں وہ جس نتیجہ پر پہنچیں گے اس کو حق سبحانہ وتعالیٰ نے درج ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے،

(مختصر وضاحت سے مذکورہ آیت کے آخری حصہ کا ترجمہ)

"وہ کہیں گے اے ہمارے رب مہلت دے ہم کو ایک قریبی مدت تک کہ ہم قبول کرلیں تیرے بلانے کو اور پیروی کرلیں رسولوں کی" (اور حضور علیہ السلام کی پیروی کرکے تمہاری رضا حاصل کرلیں)۔ ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد شیعوں کے امامت کے عقیدہ پر ایمان لانا، اگر لازمی ہوتا اور ائمہ کی حیثیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت ہوتی تو یہ سزایافتہ مجرم شیعوں کے اختراع کردہ عقیدۂ امامت پر ایمان اور ائمہ کی اطاعت کو اللہ کی رضا حاصل کرنے کا سبب بتاتے، جو بات اس آیت میں نہیں ہے، تو پھر اس آیتِ کریمہ سے یہ بات بخوبی واضح ہوئی کہ نہ صرف شیعوں کا عقیدۂ رجعت باطل ہے بلکہ شیعہ مذہب کا بنیادی عقیدۂ امامت بھی باطل اور بے بنیاد ہے اور شیعہ مذہب خود باطل ہے، جس کا قرآن وسنّت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ شیعہ مذہب اور اسلام الگ الگ مذاہب ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے بالکل برعکس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین۔

ارشادِ باری ہے : وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ (الشوریٰ آیت ۴۴ - ع ۵)

"اور تو دیکھے گنہگاروں کو جس وقت دیکھیں گے عذاب، کہیں گے کسی طرح پھر جانے کی بھی ہوگی کوئی راہ"

اس پوری دنیا کے فنا ہونے سے پہلے فوت شدہ انسانوں کے زندہ ہوکر اس دنیا میں واپس آنے کو قرآن کریم نے ان الفاظ سے رد کیا ہے، چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے :

قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗئِلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (المؤمنون آیت ۹۹-۱۰۰ ع ۶)

CamScanner

"کہے گا اے رب مجھ کو پھر بھیجدے شاید میں کچھ بھلا کام کرلوں اس میں جو پیچھے چھوڑ آیا ہرگز نہیں، یہ ایک بات ہے کہ وہی کہتا ہے اوران کے پیچھے پردہ ہے اس دن تک کہ اٹھائے جائیں"

اس آیت میں مندرجہ ذیل الفاظ قابلِ غور ہیں:

"قَالَ رَبِّ" وہ کہیں گے اے میرے پروردگار۔ "ارْجِعُوْنِ" واپس دنیا میں بھیج۔

"كَلَّا" کبھی ایسا نہیں ہونا ہے، ہرگز نہیں۔ "قَآئِلُهَا" بات، بکواس "بَرْزَخ" قبر والا عالم "اِلٰى" تک "يَوْمِ" دن "يُبْعَثُوْنَ" اٹھائے جائیں گے۔

ان الفاظ کے معانی کو سامنے رکھ کر پھر مکمل ترجمہ پڑھیں تو مطلب واضح ہو جائے گا کہ ان کو جواب ملے گا کہ یہ سوال کرنا ہی بے کار ہے یہ قبر اور برزخ والا پردہ قیامت کے دن کے قائم ہونے تک باقی رہے گا۔ تو درمیان میں بقول شیعوں کے مھدی سب کو زندہ کریں گے یہ کہاں سے ثابت ہوا۔ اس آیت سے یہ بات بالکل عیاں ہوگئی کہ شیعوں کا عقیدۂ رجعت باطل ہے اور امام غائب کا لوگوں کو زندہ کرکے سزا دینا یہ سارے افسانے خودساختہ ہیں۔

۲۔ رجعت کے عقیدہ کی تائید میں شیعوں کے معتبر مجتھدوں کی خودساختہ اور ائمہ کی طرف منسوب کردہ بیہودہ روایات

قرآن کریم میں چند غائب اشیاء پر ایمان لانا لازمی کہا گیا ہے شیعوں کے ہاں ان غائب چیزوں میں سے ایک امام غائب بھی ہے جس پر ایمان لانا انتہائی ضروری ہے۔ سید مقبول احمد شاہ صاحب اپنی تصنیف "مقبول ترجمہ" میں سورۃ البقرہ کی آیت ۳ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ "جو غیب پر ایمان لائیں" (البقرہ ۲، ع ۱، آیت ۳۔ اردو مقبول ترجمہ) "الغیب" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اَلْغَيْب، جو ظاہری حواس سے محسوس کرنے کی چیز نہ ہو جیسے توحیدِ خدا، نبوتِ انبیاء، قیام قائم (امام غائب مھدی)، مسئلہ رجعت، قیامت کے دن پھر جی اٹھنا، حساب و کتاب ہونا، جنت و دوزخ اور اسی قسم کے امور جن پر ایمان لانا لازم ہے اور جو آنکھوں سے نہیں دیکھے جاتے بلکہ ان دلیلوں سے پہچانے جاتے ہیں جو خدا نے قائم فرمائی ہیں" (حاشیہ اردو مقبول ترجمہ ص۳)

یہاں یہ بات ثابت ہوئی کہ شیعہ مذہب میں امام غائب مھدی کے وجود پر ایمان اور رجعت کے عقیدہ پر ایمان لانا اتنا ضروری اور لازمی ہے جتنا اللہ کی وحدانیت اور انبیاء علیہم السلام کی نبوت پر

CamScanner

ایمان لانا ضروری ہے۔ بحالت دیگر وہ شخص اللہ کی وحدانیت اور نبی کی نبوت کا منکر یعنی کافر سمجھا جائے گا، استغفر اللہ

(۲) شیعوں کے مجتہد و محدثِ علامہ باقر مجلسی حق الیقین میں رقمطراز ہیں :

چون قائم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیرون آید خدا او را یاری کند بملائکہ واول کسیکہ با او بیعت کند محمدؐ باشد۔

جب قائم آل محمد (امام زمان) ظاہر ہوگا (رجعت کریگا) تو اللہ تعالیٰ اُس کی فرشتوں سے مدد کریں گے اور سب سے پہلے حضور علیہ السلام اس سے بیعت ہوں گے۔

(حق الیقین مطبوعہ تہران (ایران) صـ۳۴۷، عکس برصـ۵۶۸) (استغفر اللہ! استغفر اللہ!! استغفر اللہ!!!)

(۳) اس عبارت کی تصدیق شیعوں کی معتبر کتاب مختصر بصائر الدرجات سے بھی ہوتی ہے :

ویکون جبریل أمامه ومیکائیل عن یمینه واسرافیل عن یساره والملائکة المقربون حذائه اول من بایعه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم (مختصر بصائر الدرجات صـ۲۱۳)

ظہور مہدی (رجعت) کے وقت جبریل آگے آگے ہوں گے، میکائیل دائیں طرف، اسرافیل بائیں طرف اور مقرب فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے اور سب سے پہلے حضور علیہ السلام اس سے بیعت ہوں گے۔ (العیاذ باللہ)

(۴) ملا باقر مجلسی حق الیقین میں بروایتِ امام باقر یہ روایت لاتے ہیں :-

چون قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کند تا براو حد بزند۔ (حق الیقین مطبوعہ تہران (ایران) صـ۳۴۷، عکس برصـ۵۶۸)

جب ہمارے قائم (امام زماں) ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہؓ کو (معاذ اللہ) زندہ کرکے سزا دے گا۔

ان چار روایتوں سے یہ بات صراحت سے معلوم ہوئی کہ شیعوں کے فرضی اور خیالی امام زمان کا رتبہ اور عزت و عظمت حضور علیہ السلام سے انتہائی بلند و بالا ہے کہ اس سے سب سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیعت ہوں گے اور پھر یہ صاحب نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بڑے صحابیوں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کو زندہ کرکے تمام لوگوں اور حضور علیہ السلام کے سامنے اس دنیا میں سزا دیں گے۔ استغفر اللہ!

دوستو! یہ ہیں شیعوں کے اصلی خدوخال جن سے ہمارے عام مسلمان ناواقف ہیں اور شیعہ مذہب کا پرکشش نعرہ "محبتِ اہل بیت" سے متاثر ہوکر شیعیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

(۵) شیعہ محدث، مجتہد علامہ باقر مجلسی نے اپنی تصنیف حق الیقین میں شیعہ مذہب کے اس

CamScanner

خاص عقیدۂ رجعت کے بیان میں امام جعفر صادقؒ کے حوالے سے ایک طویل حدیث درج کی ہے ، روایت کی نوعیت یہ ہے کہ مفصل نامی ایک شخص سوال کرتا ہے اور امام صاحب اس کو جواب دیتے ہیں۔
اس روایت کے اکثر حصے کا صرف ترجمہ عرض کرتا ہوں تاکہ معاملہ کچھ مختصر ہو جائے۔ فارسی متن کے ساتھ روایت کا صرف وہ حصہ پیش کروں گا جس میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے خلاف انتہائی بے ہودہ اور دل کی دھڑکن تیز کر دینے والا مواد ہے لیکن کیا کیا جائے نقلِ کفر کفر نہ باشد ایک مذہب کے پوشیدہ حقائق کو بھی ظاہر کرنا ضروری ہے تاکہ عام مسلمان فریب کے دام میں نہ پھنس جائیں۔

" روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ امام جعفر صادقؒ نے بیان فرمایا کہ صاحب الامر امام غائب جب ظاہر ہوں گے تو پہلے مکہ معظمہ آئیں گے اور وہاں یہ اور وہ کریں گے۔ ناظرین روایت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں (ناظرین کی سہولتِ فہم کے لئے ایک حد تک آزاد ترجمہ کرنا مناسب سمجھا گیا ہے)

مفصل نے امام جعفر صادقؒ سے عرض کیا کہ اے میرے آقا! صاحب الامر (امام مہدی) مکہ معظمہ کے بعد دوسرے کس مقام کا رخ کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہمارے نانا رسولِ خداؐ کے شہر مدینہ جائیں گے۔ وہاں ان سے ایک عجیب بات کا ظہور ہوگا جو مومنین کے لئے خوشی و شادمانی کا اور منافقوں کے لئے ذلت و خواری کا سبب بنے گی۔ مفصل نے پوچھا وہ عجیب بات کیا ہوگی؟ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ جب وہ اپنے نانا رسولِ خداؐ کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو وہاں کے لوگوں سے پوچھیں گے کہ لوگو بتاؤ کیا یہ قبر ہمارے نانا رسولِ خداؐ کی ہے؟ لوگ کہیں گے کہ ہاں یہ انہی کی قبر ہے۔ پھر امام پوچھیں گے کہ یہ اور کون لوگ ہیں جو ہمارے نانا کے پاس دفن کر دیئے گئے ہیں؟ لوگ بتلائیں گے کہ یہ آپ کے خاص مصاحب ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ حضرت صاحب الامر (امام مہدی) اپنی سوچی سمجھی پالیسی کے مطابق (سب کچھ جاننے کے باوجود) اُن لوگوں سے کہیں گے کہ ابوبکرؓ کون تھا؟ اور عمرؓ کون تھا؟ اور کس خصوصیت کی وجہ سے اِن دونوں کو ہمارے نانا رسولِ خداؐ کے ساتھ دفن کیا گیا؟ لوگ کہیں گے کہ یہ دونوں آپ کے خلیفہ اور آپ کی بیویوں (عائشہؓ و حفصہؓ) کے والد تھے، اس کے بعد جناب صاحب الامر فرمائیں گے کہ کیا کوئی ایسا آدمی بھی ہے جس کو اس بارے میں شک ہو کہ یہی دونوں یہاں مدفون ہیں؟ لوگ کہیں گے کہ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس کو اِس بارے میں شک و شبہہ ہو سب یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ رسولِ خداؐ کے پاس یہی دو بزرگ مدفون ہیں۔

پھر تین بار پوچھنے کے بعد صاحب الامر حکم دیں گے کہ دیوار توڑی جائے اور ان دونوں کو ان کی قبروں سے باہر نکالا جائے۔ چنانچہ دونوں کو قبروں سے نکالا جائے گا۔ اُن کا جسم تازہ ہوگا اور صوف کا وہی کفن ہوگا جس میں یہ دفن کئے گئے تھے۔ پھر آپ حکم دیں گے کہ ان کا کفن الگ کر دیا جائے (ان کی لاشوں کو برہنہ کر دیا جائے) اور ایک بالکل سوکھے درخت پر لٹکا دیا جائے۔ اُس وقت مخلوق کے امتحان و آزمائش کے لئے یہ عجیب واقعہ ظہور میں آئے گا کہ وہ سوکھا درخت جس پر لٹکائے جائیں گی، ایک دم سرسبز ہو جائے گا۔ تازہ ہری پتیاں نکل آئیں گی اور شاخیں بڑھ جائیں گی، بلند ہو جائیں گی، پس وہ لوگ جو ان دونوں سے محبت رکھتے اور ان کو مانتے تھے (یعنی اہل سنّت) کہیں گے کہ واللہ یہ ان دونوں کی عنداللہ مقبولیت اور عظمت کی دلیل ہے اور اِن کی محبت کی وجہ سے ہم نجات کے مستحق ہوں گے۔ اور جب سوکھے درخت کے اس طرح سرسبز ہو جانے کی خبر مشہور ہوگی تو جن لوگوں کے دلوں میں ان دونوں کی ذرہ برابر بھی محبت و عظمت ہوگی وہ اس کو دیکھنے کے شوق میں دور دور سے مدینہ آجائیں گے۔ تو جناب قائم صاحب الامر کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا اور اعلان کرے گا کہ جو لوگ اِن دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) سے محبت و عقیدت رکھتے ہوں وہ ایک طرف الگ کھڑے ہو جائیں۔ اس اعلان کے بعد لوگ دو حصوں میں بٹ جائیں گے ایک گروہ ان دونوں سے محبت کرنے والوں کا ہوگا اور دوسرا ان پر لعنت کرنے والوں کا۔ اس کے بعد صاحب الامر ان لوگوں سے جو ان دونوں سے محبت کرنے والے ہوں گے (یعنی سُنیوں سے) مخاطب ہو کر فرمائیں گے کہ ان دونوں سے بیزاری کا اظہار کرو اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو تم پر بھی خدا کا عذاب آئے گا۔ وہ لوگ جواب دیں گے کہ جب ہم ان کی عنداللہ مقبولیت کے بارے میں پوری طرح جانتے بھی نہیں تھے اس وقت بھی ہم نے ان سے بیزاری کا رویہ اختیار نہیں کیا تو اب جبکہ ہم نے ان کے مقرب اور مقبولِ بارگاہ خداوندی ہونے کی علامت آنکھوں سے دیکھ لی تو ہم کیسے ان سے بیزاری کا رویہ اختیار کر سکتے ہیں۔ بلکہ اب ہم تم سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور سب لوگوں سے جو تم پر ایمان لائے، اور جنھوں نے تمہارے کہنے سے اِن بزرگوں کو قبروں سے نکال کر ان کے ساتھ توہین و تذلیل کا یہ معاملہ کیا۔ ان لوگوں کا یہ جواب سُن کر امام مہدی کالی آندھی کو حکم دیں گے کہ وہ ان لوگوں پر چلے اور ان سب کو موت کے گھاٹ اُتار دے۔ پھر امام مہدی حکم دیں گے کہ ان دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کی لاشوں کو درخت سے اتارا جائے، پھر ان دونوں کو قدرتِ الٰہی سے زندہ کریں گے۔

آگے خون کھولا دینے اور ایک مؤمن کو لرزا دینے والی روایت کے بقیہ الفاظ فارسی میں مع ترجمہ یہ ہیں :-

وامر فرماید خلائق را کہ ہمہ جمع شوند، پس ہر ظلمے وکفرے کہ از اول عالم تا آخر شد گناہش را برایشان لازم آورد، و زدن سلمان فارسی و آتش افروختن بدر خانۂ امیرالمومنین را وفاطمہ و حسن وحسین را برائے سوختنِ ایشان و زہر دادن امام حسن وکشتنِ امام حسین و اطفالِ ایشان و پسر عمان ویارانِ او واسیر کردن ذریتِ رسول و ریختن خون آل محمد در ہر زمانے و ہر خونے کہ بہ ناحق ریختہ شد و ہر فرجے کہ بحرام جماع شد، و ہر سودے وحرامے کہ خوردہ شد، و ہر گناہے وظلمے وجورے کہ واقع شد تا قیام قائم آل محمد ہمہ را بایشان بشمارد کہ از شما شدہ وایشان اعتراف کنند زیرا کہ اگر در روز اول غصب حق خلیفہ بحق نمی کردند اینہا نمی شد، پس امر فرماید کہ از برائے مظالم ہر کہ حاضر باشد از ایشان قصاص نمایند، پس ایشان را بفرماید کہ از درخت برکشند و آتشے را فرماید کہ از زمین بیرون آید وایشان را بسوزاند با درخت، و بادے را فرماید کہ خاکسترِ ایشان را بہ دریاہا پاشد، مفضل گفت اے سیدِ من این آخر عذاب ایشان خواہد بود؟ فرمود کہ ھیہات اے مفضل! واللہ کہ سیدِ اکبر محمد رسول اللہ وصدیق اکبر وامیرالمومنین وفاطمہ زہرا

اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو، پھر یہ ہوگا کہ دنیا کے آغاز سے اسکے ختم تک جو بھی ظلم اور جو بھی کفر ہوا، اس سب کا گناہ ان دونوں پر لازم کیا جائے گا اور انہی کو اس کا ذمہ دار قرار دیا جائیگا (خاص کر) سلمان فارسیؓ کو پیٹنا اور امیرالمؤمنینؑ اور فاطمہ زہراؑ اور حسنؑ وحسینؑ کو جلا دینے کے لئے ان کے گھر کے دروازے میں آگ لگانا اور امام حسنؑ کو زہر دینا اور حسینؑ اور ان کے بچوں اور چچازاد بھائیوں اور ان کے ساتھیوں مددگاروں کو کربلا میں قتل کرنا اور رسولِ خداؐ کی اولاد کو قید کرنا اور ہر زمانہ میں آلِ محمد کا خون بہانا اور ان کے علاوہ جو بھی ناحق خون کیا گیا ہو اور کسی عورت کے ساتھ جہاں کہیں بھی زنا کیا گیا ہو اور جو سود یا جو بھی حرام کا مال کھایا گیا ہو اور جو بھی گناہ اور جو ظلم وستم قائم آلِ محمد (یعنی امام غائب مھدی) کے ظہور تک دنیا میں کیا گیا ہو، اس سب کو ان دونوں کے سامنے گنایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ یہ سب کچھ تم سے اور تمہاری وجہ سے ہوا ہے؟ وہ دونوں اقرار کریں گے (کہ ہاں ہماری ہی وجہ سے ہوا کیونکہ اگر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) پہلے ہی دن خلیفۂ برحق (علیؓ) کا حق یہ دونوں مل کر غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں کوئی بھی نہ ہوتا۔ اسکے بعد صاحب الامر حکم فرمائیں گے کہ جو لوگ حاضر وموجود ہیں

وحسن مجتبیٰ وحسین شہید کربلا وجمیع ائمہ ہدیٰ ہمگی زندہ خواہند شد وہر کہ ایمان محض خالص داشتہ وہر کہ کافر محض بودہ ہمگی زندہ خواہند شد واز برائے جمیع ائمہ ومؤمنان ایشان را عذاب خواہند کرد حتیٰ آنکہ در شبانہ روزے ہزار مرتبہ ایشان را بمیرد ومعذب گرداند۔

(حق الیقین ص۳۶۱ و ص۳۶۲، فوٹو دیکھیں ص۵۰ پر اور امام زمان کی حدیث مقبول حاشیہ ص۸۵۰ فوٹو دیکھیں ص۲۱۴ پر)

وہ ان دونوں سے قصاص لیں اور ان کو سزا دی جائے۔ پھر صاحب الامر حکم فرمائیں گے کہ ان دونوں کو درخت پر لٹکا دیا جائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے نکلے اور ان دونوں کو مع درخت کے جلا کر راکھ کر دے اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دے۔ مفضل نے عرض کیا کہ اے میرے آقا یہ ان لوگوں کو آخری عذاب ہوگا؟ ۔ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ اے مفضل ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم سید اکبر محمد رسول اللہ اور صدیق اکبر امیر المؤمنین (علیؑ) اور سیدہ فاطمہ زہراؓ اور حسن مجتبیٰؓ اور حسینؓ شہید کربلا اور تمام ائمہ معصومین سب زندہ ہوں گے اور جو خالص مؤمن ہوں گے اور جو خالص کافر ہوں گے سب زندہ کئے جائیں گے اور تمام ائمہ اور تمام مؤمنین کے حساب میں ان دونوں کو عذاب دیا جائے گا، یہاں تک کہ دن رات میں ان کو ہزار مرتبہ مار ڈالا جائے گا اور زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائیگا اور عذاب دیتا رہے گا۔

دوستو! یہ ہیں شیعوں کے باکمال امام زماں یا امام العصر یا امام صاحب زماں (غائب مہدی) جس کا ۲۶۰ھ کے بعد شیعوں کے ہاں اول قائم مقام یا نائب خمینی صاحب کو تسلیم کیا گیا ہے یا اس نے خود کو تسلیم کرایا ہے یعنی اس نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ اور یہ ہیں اس غائب مہدی کے لئے ذکر کئے گئے کارنامے جن کے لئے بیچارے شیعہ ساڑھے گیارہ سو برس سے اس کے لئے بڑی بے قراری سے شب و روز انتظار کی گھڑیاں شمار کر رہے ہیں کہ وہ جلد از جلد آ کر مذکورہ کارناموں سے ان کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچائیں۔

دوستو! آپ یقین کریں نہ کوئی امام زمان پیدا ہوا تھا اور نہ ہی غائب ہوا بلکہ یہ شروع سے ایک دھوکہ اور فریب ہے جو کہ شیعہ سادہ لوح مسلمانوں کو دے رہے ہیں، کیا آپ یہ بھی نہیں سوچ سکتے کہ جو لوگ قرآن کریم میں تحریف کے بارے میں خود ساختہ روایات ائمہ کی طرف منسوب کر کے بے شمار لوگوں کو یہ غلط عقیدہ باور کرانے میں کامیاب ہو گئے تو ان کے لئے امام زماں جیسی

فرضی اور خیالی شخصیت بنانے اور عبداللہ بن سبا کے دیئے گئے درس رجعت کے عقیدہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے یہ خرافاتی افسانہ تراش کر مشہور کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ یہ بات بھی آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آج کل شیعہ دنیا کو یہ باور کرا رہے ہیں کہ خمینی صاحب ایرانی انقلاب کا جھنڈہ امام زماں کو سپرد کر کے بعد میں خود اس امامت سے دستبردار ہوں گے (لیکن اب تو خمینی صاحب بھی چل بسے، اب خبر نہیں کہ انھوں نے کس مھدی کو جھنڈہ عطا کیا۔ مترجم)

۳۔ عقیدۂ رجعت کے موجد کون ہیں؟ اور کب ایجاد ہوا؟ اور اس سے اصلی مقصد کیا تھا؟

عقیدۂ رجعت کب ایجاد ہوا اور کس نے ایجاد کیا، اس کے بارے میں حضرت شاہ عبدالعزیزؒ "تحفہ اثنا عشریہ" میں فرماتے ہیں کہ :-

(۱۰) چنانچہ قصۂ دعوتِ او بتامہا در ترجمہ تاریخ طبری کہ مترجم آن شیعی است مرقوم است میگوید پس سال سی و پنجم از ہجرت آمد و درین سال مذہبِ رجعت پدید آمد و فتنہ ہا برخاست بر عثمان، عبداللہ بن سبا اول مذہب رجعت آورد و او مردے بود جہود از زمین یمن (تحفہ اثنا عشریہ فارسی ص۲۳)

چنانچہ تاریخ طبری کے ترجمہ میں، جس کا مترجم خود شیعہ ہے اس میں (عبداللہ بن سبا کی) دعوت کا تفصیل سے ذکر ہے، یہ لکھتا ہے کہ جب ۳۵ھ شروع ہوا تو اسی سال رجعت (کا عقیدہ) رونما ہوا اور عثمانؓ پر فتنوں کا ہجوم ہو گیا۔ رجعت کے مذہب کا بانی عبداللہ بن سبا تھا جو کہ یہودی اور یمن کا باشندہ تھا۔

(۲) بالجملہ مفاسد این عقیدۂ باطلہ زیادہ ازان است کہ در تحریر گنجد و اول کسے کہ قول بہ رجعت آورد عبداللہ بن سبا بود اما در حقِ پیغمبر خاصہ و جابر جعفی در اول مائۃ ثانیہ بہ رجعت حضرت امیر نیز قائل شد۔ (تحفہ اثنا عشریہ فارسی ص۲۴۳)

یعنی اس رجعت کے باطل عقیدہ کی برائیاں لکھنے اور جمع کرنے سے زیادہ ہیں۔ سب سے پہلے جو شخص رجعت کے عقیدہ کا قائل تھا وہ عبداللہ بن سبا تھا اور وہ بھی صرف حضور علیہ السلام کے بارے میں، پھر دوسری صدی ہجری کے شروع میں جابر جعفی حضرت علیؓ کے بارے میں رجعت کا قائل بنا۔

CamScanner

③ وچون نوبت بقرن ثالث رسید اہل مأتہ ثالثہ از روافض رجعت جمیع ائمہ واعدائے ایشان نیز برائے تسلی خاطر خود قرار دادند۔ (تحفہ اثنا عشریہ فارسی ص۲۴۳)	جب تیسری صدی ہجری شروع ہوئی تو اس زمانے کے رافضی اپنے دل کو تسکین پہنچانے کے لئے تمام ائمہ اور ان کے دشمنوں کے بارے میں رجعت کے عقیدہ کے قائل بن گئے۔

④ فتنہ ابن سبا المعروف بہ "تاریخ مذہب شیعہ" میں ہے کہ:

"عبد اللہ بن سبا نے ایک نیا عقیدہ پیش کیا وہ یہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے" (جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے)

(فتنہ ابن سبا مطبوعہ ۱۳۷۲ھ ص۵۵)

اسی کتاب کے ص۱۴۹ پر ہے کہ:

⑤ "ابن سبا نے جو پہلا عقیدہ لوگوں کے سامنے پیش کیا تھا وہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے، بہت دیر کے بعد اس کی حکمت کھلی"۔

ان اقتباسات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ رجعت کے عقیدہ کا پہلا قائل عبد اللہ بن سبا یہودی تھا دوسرے نمبر پر جابر جعفی تھا جس نے اس عقیدہ کی بڑی تبلیغ کی۔ اس طرح یہ عقیدہ آگے چل کر شیعہ مذہب کے ایمانیات کا جزو لاینفک بن گیا۔ اب موجودہ شیعہ حضرات جو اپنے مذہب کو بارہ ائمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اپنی فقہ کو فقہ جعفریہ کا نام دیتے ہیں، یہ بھی "رجعت" کے قائل ہیں۔ یہاں تک کہ قریبی دور کے سیاسی اور مذہبی رہنما خمینی صاحب کو تو شیعوں نے امام زماں کے نائب اور قائم مقام امام کر کے مشہور کیا ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ ۲۶۰ھ کے بعد شیعوں میں خمینی صاحب پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ امام کے نائب اور قائم مقام ہیں یا شیعوں نے ان کو اس عہدہ پر فائز شدہ تسلیم کر لیا ہے۔ ایران میں آج کل امام زماں کے ظہور اور رجعت کا خوب پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے اور شیعوں نے اب اپنے مذہب کی تبلیغ کا رخ مکمل طور پر امام زماں کے ظہور کو بنایا ہے۔ مزید تفصیل باب یازدہم میں دیکھیں۔

شیعوں میں اس عقیدہ کے خلاف صرف فرقہ زیدیہ کے شیعہ ہیں جو کہ امام زین العابدینؒ

کے فرزند زید سے اپنے مذہب کو منسوب کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں اس عقیدہ کی روایت کو ائمہ کی طرف منسوب کرنے کو اچھی طرح باطل کیا ہے، جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تحفہ اثنیٰ عشریہ میں لکھتے ہیں :

زیدیہ قاطبہ منکرِ رجعت اند وانکارِ شدید نمودہ اند و در کتب ایشان بروایات ائمہ ردِّ این عقیدہ بوجہ مستوفی مذکور است پس حاجت ردِّ این خرافات اہل سنّت را نماند وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ۔

(تحفہ اثنا عشریہ فارسی ص۱۲۴)

تمام زیدیہ شیعہ، اس دنیا میں واپسی کے سختی سے منکر ہیں اور انھوں نے اپنی کتابوں میں ائمہ کی روایات سے اسی (رجعت کے) عقیدہ کو وضاحت سے رد کیا ہے لہٰذا اہل سنّت کو اس خرافات کو باطل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اور ایمان والوں کی طرف سے اللہ کا قتال کرنا کافی ہے

شیعہ مجتہد العصر علامہ و ڈاکٹر سید موسیٰ الموسوی کی "الشیعۃ والتصحیح" کا اردو ترجمہ "اصلاحِ شیعہ" اس وقت میرے سامنے ہے جس میں ڈاکٹر صاحب شیعیت میں رجعت کے عقیدہ کا مندرجہ ذیل الفاظ میں تجزیہ پیش کرتے ہیں:

"جب دیو مالائی کہانیاں عقائد کے ساتھ اور اوہام حقائق میں خلط ملط ہو جائیں تو ایسی بدعتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں جو ایک ہی وقت میں ہنساتی بھی ہیں اور رُلاتی بھی۔ !" (اصلاحِ شیعہ ص۱۴۲)

حقیقت میں اسلام میں نہ شیعہ مذہب کا عقیدہ امامت ہے اور نہ ہی اسلام میں امام العصر یا امام زماں یا صاحب الامر کا کوئی تصور ہے اور نہ ہی رجعت کے عقیدہ کو اسلام میں کوئی دخل ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ شیعیت اسلام کے بگاڑ کا دوسرا نام ہے اور شیعہ مذہب کو اسلام کہنا خود اسلام کے نام کی تحریف اور توہین ہے۔

اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں اور اسلام کی حفاظت فرمائے آمین۔

الحمد للّٰہ

قد تمت الباب السابع ویلیہ الباب الثامن

CS CamScanner